بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

دوشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۸ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ —

نخلہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۲ء

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی ۔ رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت بہتر ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

خاص اداریہ

مسجد احمدیہ سرگودہا کے متعلق ناگوار پراپیگنڈا

اور بعض ذمہ دار افسروں کا غیر ہمدردانہ رویّہ

سرگودہا میں مقامی جماعت احمدیہ کی ایک پرانی مسجد عرصہ سے موجود تھی مگر ملکی تقسیم کے نتیجہ میں آبادی کے غیر معمولی طور پر بڑھ جانے کی وجہ سے یہ مسجد سرگودہا کی احمدی آبادی کے لئے بالکل ناکافی ہو گئی ۔ اور یہ تکلیف کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی ۔ اس کی وجہ سے سرگودہا کے دوستوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سرگودہا اور کمشنر صاحب سرگودہا کی خدمت میں اپنی جائز ضروریات پیش کر کے درخواست کی کہ انہیں سرگودہا میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک پلاٹ عطا فرمایا جائے جس کی وہ واجبی قیمت ادا کر دیں گے تا کہ وہ اس میں اپنی موجودہ ضروریات کے مطابق دوسری مسجد تعمیر کرا سکیں ۔ ان ہر دو افسران نے اس درخواست کو معقول قرار دیتے ہوئے جماعت کی یہ درخواست منظور فرمالی اور مناسب قیمت پر ایک قطعہ اراضی جماعت احمدیہ سرگودہا کے پاس مسجد کی تعمیر کی غرض سے فروخت کر دیا ۔ اور جماعت کی طرف سے مقررہ قیمت ادا کر دی گئی اور باقاعدہ رجسٹری ہو گئی ۔ چنانچہ جماعت احمدیہ سرگودہا نے میونسپل کمیٹی میں مسجد کا نقشہ بغرض منظوری داخل کرا دیا ہوا ہے اور چار دیواری اور محراب کی منظوری ہو چکی ہے اور پلاٹ کی چار دیواری مکمل کرا دی گئی ہے اور اڑھائی مہینہ سے اس مسجد والی چار دیواری میں باقاعدہ پنجگانہ نمازیں ادا کی جا رہی ہیں لیکن افسوس ہے کہ جب غیر از جماعت عناصر میں سے بعض متعصب لوگوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یکھو دوڑیو اندھیر ہو گیا کہ احمدیوں کو خدا کا گھر بنانے کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے بعض بالائی افسروں تک بے جا شکائتیں پہنچا کر شور مچانا شروع کیا کہ احمدیوں کو اس جگہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے اور معلوم ہوا ہے کہ اب بعض اوپر کے افسر اُن کے اس بے بنیاد شور و غوغا سے متاثر ہو کر مسجد کی تعمیر کو روکنا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ جب احمدیہ جماعت پاکستان کی شہری ہے اور خدا کے فضل سے پُرامن شہری ہے اور اسے شہریت کے تمام حقوق حاصل ہیں اور ملک کے مختلف شہروں اور قصبات اور دیہات میں جماعت احمدیہ کی پہلے سے سینکڑوں مسجدیں موجود ہیں اور خود سرگودہا میں بھی جماعت احمدیہ کی ایک چھوٹی سی پرانی مسجد موجود ہے جو اب بدلے ہوئے حالات میں بالکل ناکافی ثابت ہو رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کو ان کے جائز بلکہ اسلامی حق سے محروم رکھا جائے!

مسجد خدائے واحد کی عبادت کے لئے خدا کا گھر ہوتی ہے ۔ اور قرآن مجید صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ مسجدوں سے خدا کی عبادت کرنے والوں کو روکنا بڑے ظلم کا طریق ہے ۔ پاکستان میں عیسائیوں کے گرجے موجود ہیں اور روز نئے بن رہے ہیں ۔ ہندوؤں کے مندر موجود ہیں ۔ پارسیوں کی عبادت گاہیں موجود ہیں ۔ اور اسی طرح تمام دوسری قوموں کے معبد موجود ہیں بلکہ پاکستان کی حکومت نے تو یہاں تک رواداری دکھائی ہے کہ ملک سے سکھوں کے چلے جانے کے بعد بھی ان کے مذہبی گوردوارے اب تک محفوظ رکھے جا رہے ہیں اور ایک مقدس امانت کے طور پر ان کی حفاظت کی جاتی ہے ۔ مگر کیا خدائے واحد پر ایمان رکھنے والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) پر ایمان رکھنے والے اور قرآنی شریعت پر ایمان رکھنے والے اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کرنے والے اور چار دانگ عالم میں خدا کے گھر بنانے والے ہی ایسے رہ گئے ہیں کہ انہیں پاکستان میں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی بلکہ جیسا کہ سنا گیا ہے دوا اللہ علو اجازت دینے اور چار دیواری تعمیر ہو جانے اور رجسٹری ہو جانے اور قبضہ ہو جانے اور اس میں نمازیں ادا کی جانے کے بعد اجازت منسوخ کی جا رہی ہے !!

ہم عدل و انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کی خدمت میں اور گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں اور وزراء مغربی پاکستان کی خدمت میں اور چیف سیکرٹری مغربی پاکستان کی خدمت میں اور ہوم سیکرٹری مرکزی حکومت کی خدمت میں اور ملک میں ہر منتخب شدہ نمائندہ کی خدمت میں بلکہ ہر انصاف پسند پاکستانی شہری کی خدمت میں کہ وہ خدا کے لئے اس صورت حال پر غور کریں اور اس صریح ظلم کو روکیں اور پاکستان کے نیک نام کو بدنام ہونے سے بچائیں اور اس قرآنی ارشاد کو یاد رکھیں کہ

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

بے شک مارشل لاء اُٹھ چکا ہے مگر اسلام کا خدا اس ظلم کو دیکھ رہا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کے نیک اجر کو ضائع نہیں کرے گا ۔

نوٹ ۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ سب پروپیگنڈا درحقیقت حکومت پر اثر ڈالنے کے لئے اور عوام میں جوش پیدا کرنے کی غرض سے ہے اور درحقیقت بناوٹی ہے ۔ ورنہ در پردہ اکثر سمجھدار انصاف پسند شہری دل سے اس پراپیگنڈا سے متنفر ہیں ۔ مگر حسب عادت عوام کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے ۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شروع میں سرگودہا کے دو مقامی اخباروں نے اس ظلم کے خلاف آواز بھی اٹھائی تھی جو یقیناً حکومت کے ریکارڈ پر ہوگی ۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۰ جولائی (۱۰ بجے صبح) گذشتہ سے پیوستہ شب کئی گھنٹہ کی مسلسل بارش کے بعد سے یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود چلا آ رہا ہے ۔ کل دن بھر دھوپ چھاؤں کی کیفیت رہی رات فضا میں کافی خنکی تھی آج صبح بھی ابر اور فضا میں خنکی کے باعث موسم خوشگوار ہے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء

تاریخ اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش

سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۱۵ جولائی ۶۲ء

مسلمانوں میں سے اسلام کو ایک جابر اور قاہرانہ دین ثابت کرنے کے لئے اس زمانے میں سب سے زیادہ احمقانہ جسارت جس شخص نے کی ہے وہ ایک مولوی صاحب ہیں۔ ان مولوی صاحب نے اسلام کا نظریہ جبر یہ جس انداز سے پیش کیا ہے اس سے دین اسلام ایک رحمت نہیں بلکہ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک لعنت ثابت ہوتا ہے مولوی صاحب نے اس کام کی انجام دہی کے لئے کتابیں اور کتابچے تحریر کئے ہیں۔ وہ اسلام جس نے سب سے پہلے دنیا میں اعلان کیا کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی چونکہ ہدایت گمراہ سے اب ممیز ہو گئی ہے اس لئے دین اختیار کرنے میں کوئی اکراہ نہیں پھر فرمایا کہ

فمن شاء فلیومن و من شاء فلیکفر

یعنی جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے دین الٰہی کو ایک علمی رنگ میں پیش کیا ہے اور جہاں تک عقائد کا تعلق ہے وہ انسان کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو عقیدہ چاہے خلوص دل سے اختیار کرے اور دلیل سے اپنی سچائی منواتا ہے نہ کہ جبر سے بات سیدھی ہے کہ ایمان دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ مومن کے تعلق کا نام ہے۔ اگر اسمیں ذرا بھی جبر کا شائبہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے تعلق کو ہرگز قبول نہیں کرتا۔ عام طور پر بھی آپ دیکھئے کہ اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کا دوست کوئی تحفہ آپ کی خالص محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے دیتا ہے تو آپ کی نظر میں ایسے دوست اور ایسے تحفہ کی کوئی قدر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول آپ سے ایک ایسے ایمان کے طلبگار ہیں جو ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو۔

اسلام نے ایمان کو ایک چشمہ صافی کی مانند پیش کیا ہے جس میں کسی قسم کی غیر کی ملونی نہ ہو۔ دراصل یہ ایک قسم کا نہایت خطرناک شرک ہے کہ کوئی شخص دل سے تو ایمان نہ لائے مگر تلوار کے سائے میں ایمان لائے یا ایمان قائم رکھے۔ اسلام تو ایک دو سچا موتی ہے۔ اس میں قطعاً کھوٹ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے اسلام کسی ایسی بات کو زور سے نہیں مٹاتا جو غیر اسلام ہو بلکہ دلیل سے غیر اسلام کو دلوں سے نکالتا ہے اور جب تک دل صاف ستھرے نہ ہوں ایمان کا فرشتہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

اسی طرح اسلام کسی کو بالجبر خالص دین سے محروم رہنے کو بھی ناپسند کرتا ہے اور جب دوسرے تلوار سے اسلام کو مٹانے کے لئے اٹھتے ہیں اور اگر وہ دلیل سے باز نہیں آتے تو پھر بامر مجبوری ان کے مقابلہ میں صرف دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے وہ بھی نہایت محتاط شرطوں کے ساتھ یہاں تک کہ دوران جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے ذرا سی زیادتی کو برداشت نہیں کرتا

بس نازک است شیشۂ دل در شمار ما

اس لحاظ سے عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ کی تاریخ نہایت بے لوث ہے۔ نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام نے اس اصولی قاعدہ کی ذرا بھی خلاف ورزی نہیں کی یہ امر تاریخی شہادت سے اتنا واضح ہے کہ شبہ کی کہیں گنجائش باقی نہیں رہتی مگر اس مولوی صاحب اور اس کے شاگردوں نے اپنا نظریہ جبر یہ ثابت کرنے کے لئے نہ صرف آیات اللہ کے من بھاتے معنی کئے ہیں بلکہ تاریخ اسلام کے مصفا چشمہ کو گدلا کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں ہم نے ملک نصر اللہ خان مدیر ایشیا کی اس جسارت کا ذکر کیا تھا جو انہوں نے نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے متعلق غلط بیانی کر کے کی ہے اور اپنے مضمون "سقیفہ سے کربلا" تک میں کیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں کسی نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ حالانکہ احادیث میں مسیلمہ کذاب کے حالات واضح طور پر دئے گئے ہیں اور اس کا مطالبہ کہ نصف ملک اور نصف لی ایک ایسی بات ہے کہ تاریخ اسلام کا مبتدی بھی اس کو جانتا ہے۔ پھر آپ نے یہ جھوٹ بھی بولا ہے کہ "مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور سجاح وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف فوج کشی کی"۔

یہ غلط تصور دلانا چاہتے ہیں کہ دراصل ان لوگوں نے حضرت ابو بکر کے عہد ہی میں پہلی دفعہ نبوت کے دعوے کئے اور (دوم) حضرت ابو بکرؓ نے محض دعوئے نبوت کی وجہ سے ان کے خلاف فوج کشی کی یہ ملک صاحب کی ایجاد سراسر جھوٹ ہے نہ ان لوگوں نے پہلی دفعہ حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں نبوت کے دعوے کئے اور نہ محض ان کے دعوے نبوت کی وجہ سے آپ نے ان پر فوج کشی کی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں نبوت کے دعوے کئے مگر چونکہ آپ کے وقت میں ان لوگوں نے اسلامی حکومت کے خلاف باغیانہ طریق اختیار کر کے حربی انداز پیدا نہیں کیا تھا۔ آپ نے محض دعوے نبوت کی وجہ سے ان کی سرکوبی کرنا خلاف حکم الٰہی خیال کیا آپ لا اکراہ فی الدین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی اس صریح حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے مگر تاریخ اسلام کے اس عہد کی تاریخ کو پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیوں ان لوگوں سے جنگ کی۔ یہ لوگ ہزاروں کے لشکر لے کر اسلامی حکومت کو تہس نہس کرنے کے لئے اٹھے تھے اور انہوں نے ملک میں سخت فساد برپا کر دیا تھا۔ جس طرح آج یہ مولوی صاحب اور اس کے شاگرد پاکستان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے خلاف حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس لئے کارروائی نہیں کی تھی کہ وہ پر امن رہ کر ایسا کر رہے تھے بلکہ انہوں نے ہر جگہ قتل و غارت کا میدان گرم کر رکھا تھا اور خود مدینہ پر چڑھائی کر دی تھی۔ دنیا کی کونسی حکومت ہے جو ایسے باغیوں کی سرکوبی نہیں کرتی۔ جنہوں نے ملک کا امن برباد کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا اسلئے یہ کہنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مدعیان نبوت اور مانعین زکوٰۃ و مرتدین کی محض دعوئے نبوت اور اختلاف رائے کی وجہ سے سرکوبی کی تھی سخت فریبکارانہ بیان ہے اور اسلام کی تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور اسلام کے مصفا چشمہ میں نعوذ باللہ نجاست گھولنے کی قابل نفرت کوشش ہے۔ (باقی)

انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ احباب اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔

نیز ———— جو مجالس یا اراکین شوریٰ انصار اللہ کے لئے کوئی تجویز بھجوانی چاہئیں وہ زعیم / زعیم اعلےٰ کی وساطت سے مجلس عاملہ مقامی کی منظوری سے معین الفاظ میں تجویز زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک مرکز میں بھجوادیں مجلس عاملہ مقامی کی منظوری کے بغیر کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول کے نتیجے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس سال ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول کے میٹرک کے نتیجہ کی جو رپورٹ میرے پاس پہنچی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال بورڈ کے ۴۷ء۷ کے نتیجہ کے مقابلہ پر ہمارے لڑکوں کے سکول کا نتیجہ ۴۸ء۶۳ ہے اور لڑکیوں کے سکول کا نتیجہ ۶۶-۶۹ ہے اور انشاء اللہ دونوں سکولوں میں دو دو تین تین طلباء وظیفہ بھی لیں گے۔ مگر چونکہ یہ نتیجہ گزشتہ سالوں کی نسبت کم نکلا ہے اس لئے میں نے نظارت تعلیم کی طرف سے رپورٹ آنے پر اس نتیجہ کے متعلق مندرجہ ذیل نصیحت اور انتباہ کا خط بھجوایا ہے تاکہ ہمارے اساتذہ چوکس ہو کر آئندہ زیادہ محنت اور زیادہ توجہ سے کام لیں اور جماعت کی نیک نامی کا موجب بنیں۔ میں نے جو نوٹ نظارت تعلیم کو بھجوایا ہے اس کی نقل جماعت کی اطلاع کے لئے الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ ہمارے نتائج بہتر نکلیں۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۱۸ ۷/۶۲

خط بنام مکرم ناظر صاحب تعلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مکرمی ناظر صاحب تعلیم ربوہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی طرف سے نیز ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے میٹرک کے نتیجہ کی رپورٹ پہنچی۔ میں اس اظہار سے رک نہیں سکتا کہ میں اپنے سکولوں کے اس نتیجہ سے خوش نہیں ہوں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ تو بورڈ کے نتیجہ کی اوسط سے بھی کم ہے جو بہت قابل افسوس بات ہے اور ہماری نیک نامی پر ایک داغ ہے۔ البتہ نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ بورڈ کے نتیجہ کی اوسط سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اور غالباً بہت سے قومی سکولوں کے نتیجہ سے بھی بہتر ہے۔ مگر یہ بھی ہمارے لئے کم از کم میرے لئے چنداں خوشی کا موجب نہیں۔ میں بورڈ کے مقابلہ پر نسبت کو اتنا وزن نہیں دیتا۔ بلکہ اپنے جماعتی سکولوں کے نتیجہ کو اپنی ذات میں قطع نظر بورڈ کی اوسط کے اعلیٰ پیمانہ پر پرکھنا چاہتا ہوں۔ "کانا راجہ" ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ دو خوبصورت روشن تیز نظر والی آنکھیں رکھنا اصل خوبی کی بات ہے۔ پس آپ بھی اپنے سکولوں کے نتیجہ کو بورڈ کے نتیجہ کی اوسط سے علیحدہ ہو کر دیکھیں تو پھر اگر آپ حساس دل رکھتے ہیں تو پھر آپ کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ درحقیقت ہمارا سکول ہر جہت سے ایک مثالی سکول ہونا چاہیے جو تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا ترقی کے منازل طے کرے۔ نہ کہ رینگتا ہوا کچھوے کی چال چلے۔

میں جانتا ہوں کہ ہمارے جماعتی سکولوں میں بعض قدرتی روکیں ہیں جو ایک حد تک ترقی کے راستہ میں حائل ہو جاتی ہیں اور میں ان کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کرتا مگر آپ جانتے ہیں کہ بعض گزشتہ سالوں میں ۹۰ فیصد کے قریب بلکہ اس سے بھی اوپر ہمارا نتیجہ نکلتا رہا ہے۔ حالانکہ یہ روکیں اس زمانہ میں بھی موجود تھیں۔

پس آپ مہربانی کر کے میرا یہ درد بھرا نوٹ ہر دو سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو من و عن نقل کر کے بھجوا دیں اور ان سے رپورٹ مانگیں کہ وہ میرے اس نوٹ کے پیش نظر جواب دیں اور خدا کے لئے آئندہ زیادہ کوشش کر کے اپنے نتائج کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ ہمارے سکول ہمارے ہیڈ ماسٹروں کے پاس ایک مقدس امانت ہیں۔ جس میں جماعت کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ پس ہمارے افسروں کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس امانت کو بہتر صورت میں ادا کریں۔ ورنہ وہ خدا کے سامنے بھی ذمہ وار ہوں گے۔ اور جماعت بھی انہیں ذمہ دار قرار دے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور آئندہ بہتر نتائج دکھانے کی توفیق دے۔ والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۱۷ ۷/۶۲

اسلام ـــ موجودہ زمانہ کا اہم تقاضہ

(از مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے سابق ڈائریکٹر معلومات عامہ خیلاگ آسام)

یہ مضمون مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے امپھال (آسام) کی مذہبی کانفرنس کے لئے انگریزی میں تحریر فرمایا تھا جس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

اسلام کا ظہور ایک تاریخی حادثہ نہیں بلکہ ہمارے نظریہ کے مطابق خدا تعالیٰ کی ازلی و مسلسل تدبیر کا ایک حصہ ہے اور اس سلسلہ کی جو خاص منشاء الٰہی کے ماتحت ظہور میں آیا آخری منزل ہے۔ مذہب اسلام کا ایک ماضی ہے جس سے وہ کسی طرح منقطع نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کا ایک مستقبل ہے جو آخر کار خدائی منصوبہ کی تکمیل کا موجب ہوگا۔ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ "اسلام" پہلے موجود نہ تھا۔ کم از کم اپنے جوہر کے اعتبار سے اس کا وجود ضرور پایا جاتا تھا اگر اسلام سے مراد (اور یقیناً اس سے یہی مراد ہے) خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان اس کی ربوبیت کے متعلق یقین اور مرضیٔ مولا کے سامنے سر تسلیم و رضا کو جھکانا ہے تو اس کی ابتداء یقیناً قدیم ترین پیغمبروں۔ خواہ ان کے نام اور حالات ہمیں معلوم ہوں یا نہ ہوں کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ یہ سب انبیاء توحید باری تعالیٰ کی حقانیت کے متعلق تعلیم دیتے تھے اور اپنے پیروؤں کو خدائے واحد کی عبادت جس طرح کہ اس کا حق ہے کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اعلان فرمایا:۔

وامرت ان اکون من المسلمین (سورۂ یونس ع ۸)

یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم یعنی فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔

اسلمت لرب العالمین

(سورہ بقرہ ع ۱۶)

یعنی میں تمام جہانوں کے رب کے حضور تسلیم و رضا سے جھکتا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کی عزت و احترام یہودی اور عیسائی یکساں طور پر کرتے ہیں۔ کا قرآن کریم خاص طور پر ذکر کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ماکان ابراہیم یھودیاً ولا نصرانیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً وما کان من المشرکین

(سورۂ آل عمران ع ۷)

یعنی حضرت ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار بندے (یعنی مسلم) تھے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں یہ ہدایت بھی پائی جاتی ہے۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفاً (سورۂ آل عمران ع ۱۰)

یعنی ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو جو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے تھے۔

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے یہ دعا کی۔

توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ (سورۂ یوسف ع ۱۲)

یعنی میری وفات مسلم ہونے کی حالت میں ہو اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے

اسی طرح کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی۔

ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین (سورۂ اعراف ع ۱۴)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں صبر کی توفیق دے اور مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

امن اور خیر سگالی کا پیغام

ان حالات میں اسلام قدیمی اور ہم عصر مذاہب کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اس نے اس روحانی دھارے کو جو ازمنہ قدیم سے لگاتار بہتا اور مرور زمانہ کے ساتھ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے تسلیم کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکمت الٰہی کے ماتحت وہ وقت آ گیا۔ جب باضابطہ طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (مائدہ ع ۱)

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔ دین اسلام کو پسند کیا ہے۔ ـــ قرآن کریم نے ان ضروری صداقتوں کو جو اس سے پہلے قائم شدہ مذاہب میں پائی جاتی تھیں ہرگز منسوخ نہیں کیا بلکہ کھلے طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ ان کی تصدیق کرتا ہے اور قرآن کریم میں ان رہنے والی صداقتوں کو شامل کیا گیا ہے

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے ذریعے سے ان مذاہب کی قدیمی اور خالص تعلیمات محفوظ کر دی گئیں اور وہ زوائد و الحاقات جو صدیوں کے مرور کی وجہ سے ان میں شامل ہو گئے تھے ان کو صاف کیا گیا۔ سابقہ الہامی مذاہب کے متعلق آزادانہ، واضح اور دوٹوک تصدیق اور جرأت آمیز اعلان کہ

ان من امۃ الا خلا فیھا
نذیر (سورہ فاطر ع ۳)

یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا تعالیٰ کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

اور

ولکل قوم ھاد
(سورہ رعد ع ۱)

یعنی ہر ایک قوم کے لئے (خدا تعالیٰ کی طرف سے) ایک رہنما بھیجا جا چکا ہے)

ایک ایسی تعلیم ہے جو مذاہب عالم میں اسلام کو لاثانی فضیلت بخشتی ہے۔ اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے یہ قطعی صداقت بیان فرمائی ہے کہ وہ پیشوایان مذاہب جو مختلف ملکوں اور علاقوں میں مبعوث ہوئے اور ان کی تعلیمات ایک لمبے عرصے تک رواج پذیر رہیں اور ان کو دنیا کی ایک بڑی آبادی نے قبول کیا یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی جھوٹے مدعیانِ رسالت کو فروغ اور کامیابی نہیں بخشتا اپنے اس اعلان کے مطابق آپؑ نے جہاں تمام بدھ مسیری کوشن جی۔ سری رامچندر جی کی تعلیمات کو بنیادی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے قرار دیا ہے اور اپنی تحریرات میں ان برگزیدہ ہستیوں کے متعلق عزت و احترام کے جذبات ظاہر کئے ہیں گو آپؑ نے اس بات سے انکار نہیں فرمایا کہ بعد کے زمانہ میں ان تعلیمات کو تحریف و تصریف کے رنگ میں تبدیل کر دیا گیا۔

اصل تعلیمات کا خلاصہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت تھا اور ہر الہامی مذہب کی عمارت ایسی بنیاد پر کھڑی کی گئی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک توحید کا بنیادی اصل جس سے روحانی صداقتیں اور اخلاقی قوانین صادر ہوتے ہیں تمام معروف الہامی مذاہب کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد جب مدینہ کی نئی نئی قائم شدہ ریاست کو پیچیدہ حالات و مسائل کا سامنا کرنا پڑا جو مختلف الخیال آبادی کے متضاد مذہبی عقائد اور مخالفانہ سیاسی اغراض

کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے تو آنحضرتؐ نے جو امن قائم کرنے کے خواہشمند تھے زیتون کی شاخ کو ہلایا اور لوگوں کو اس طرح مخاطب کیا:-

یٰاھل الکتاب تعالوا
الیٰ کلمۃٍ سوآءٍ بیننا
وبینکم الّا نعبد الّا
اللہ ولا نشرک بہ
شیئاً۔
(سورہ آل عمران ع ۷)

یعنی اے اہل کتاب ایسی بات کو اختیار کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہو اور وہ یہ کہ ہم سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور سوائے اللہ کے اور کسی کو اپنا رب نہ مانیں۔

اسلام کا متحدانہ اثر

آنحضرت صلعم کی قوی و پر جوش دعوت جو آپ نے اس مشترک عقیدہ یعنی صرف ایک سچے خدا کی عبادت کرنے کے متعلق دی بغیر توجہ کھینچنے کے نہ رہ سکی اور چند سالوں کے قلیل عرصہ میں یہ ملک عرب کی حدود سے باہر پھیل گئی۔ اور دیکھا یا بدیر ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کے کئی حصوں کے کثیر التعداد افراد نے اس کو قبول کر لیا۔ اسلام کے اس متحد کرنے والے اثر کے متعلق بہت سی اہم اور صاحب فراست شخصیتوں نے بے دریغ شہادت دی ہے۔ ہم یہاں پر صرف مسٹر سی ایف انڈریوز (C. F. ANDREWS) جیسے بے نفس اور عظیم شخص جس کو ہندوستان میں بہت احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کے قلم سے نکلا ہوا ایک اقتباس درج کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:-

”مذہب اسلام انتہائی طور پر متحد کرنے والا ہے نہ کہ تفرقہ ڈالنے والا۔ اس کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت جو مشرق اور مغرب کو مساوی طور پر حاصل ہوئی ہے کہ نوع انسان کی تاریخ کے نہایت نازک دور میں اس نے توحید الٰہی پر زور دیا ہے۔ یورپ اور ہندوستان کے لئے ان کی ضلالت اور گمراہی کے تاریک ترین ایام میں اسلام بوجہ توحید الٰہی کی عظیم صداقت کے بیش بہا اصلاح کرنے والا اور اختلافات سے روکنے والا ثابت ہوا در حقیقت بغیر اس صداقت پر قطعی زور دینے کے جو اسلام نے اپنے مرکزی مقام سے جو اسے یورپ اور ہندوستان کے

درمیان حائل تھا دیا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ انسانی خیالات اور ذہنوں میں قائم ہونا مشکل تھا“۔

انسانی اخوت

خدائے واحد و یگانہ کے عقیدہ سے طبعی طور پر نوع انسان کی وحدت کا تخیل پیدا ہوا۔ حضرت پیغمبر اسلام نے اپنے ماننے والوں کو متواتر یہ تعلیم دی کہ اللہ ایک ہے اور الخلق عیال اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اس کا کنبہ ہے اس تعلیم سے اخوتِ انسانی کا نظریہ پیدا ہوا اور مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا گیا کہ وہ اپنے خالق و مالک حقیقی کی عبادت کرے اور ساتھ ہی اپنے بنی نوع کی خدمت اور ہمدردی کرے۔ حضرت رسول کریمؐ اپنے نظریوں اور اعمال میں بہترین قابل عمل رستہ اختیار کرنے والے تھے آپؐ نے اس بات کا بخوبی احساس فرمایا کہ اگر انسانی اخوت کے نظریہ کو وہم پرستانہ تصورات سے بالا رکھ کر ایک روشن حقیقت بنانا مقصود ہے تو اس کی ابتداء اپنے وطنِ مالوف سے کرنی ضروری ہے۔ آپؐ کے نزدیک ازمنہ قدیم سے عربی قبائل میں جو باہمی ہلاکت خیز تنازعات پائے جاتے تھے۔ ان کو ختم کر دینا ضروری تھا۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ان مختلف قبائل کو ایک قومیت اور ایک ہی برادری بنانے کے لئے رستہ ہموار کیا جانا ضروری تھا۔ یہ کام انسانی طاقتوں سے بالا تھا اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے بغیر سرانجام نہ پا سکتا تھا۔ روح القدس کی تائید سے آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء راشدین نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش فرمائی یہ تاریخ کا فیصلہ ہے کہ ملک عرب کے مذہبی معاشرتی اور سیاسی حالات میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا اس نئی اخوت کا نقشہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً
ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ
اللہ علیکم اذ کنتم اعداء
فالف بین قلوبکم فاصبحتم
بنعمتہٖ اخواناً۔
(سورہ آل عمران ع ۱۱)

یعنی اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام کی عالمگیر حیثیت

اخوت اسلامی کے اس تصور نے اخوت انسانی کے وسیع تر نظریہ کی کسی طور مخالفت نہیں کی بلکہ ایک نظریے سے دوسرے کو تقویت حاصل ہوئی اسلامی برادری کے ذریعہ سے انسانی برادری کے لئے رستہ ہموار ہوا جس کی تکمیل آنحضرتؐ کے عالمگیر مشن کا مقصد ہے۔ آپؐ نے اپنے لئے تین خصوصیات بیان کی ہیں جن سے آپؐ کو خدا نے ممتاز فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ

وکان النبی یبعث الیٰ
قومہ خاصۃً وبعثت
الی الناس عامۃ (البخاری)

یعنی جبکہ دوسرے انبیاء مخصوص علاقوں اور قوموں کی طرف منسوب ہوئے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے بلا لحاظ قوم یا ملک مبعوث فرمایا گیا۔ قرآن کریم میں یہ اعلان موجود ہے کہ:- یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (سورہ الاعراف ع ۲۰)

یعنی اے لوگو میں تم سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں“۔

ان غیر مبہم اور واضح الفاظ میں آنحضرتؐ کی عالمگیر حیثیت کا دعوےٰ پیش کیا گیا اور اس طرح ابتداء سے ہی اسلام اپنے نظریات اور حالات کے اعتبار سے عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا۔ اور اس کے قوانین اور تعلیمات تنگ نظرانہ سختی سے مبرا ہونے کی وجہ سے عالمگیر وسعت اختیار کرنے کے قابل ہو گئے اسلام کی یہ خصوصیت مکان اور زمان کی حد بندیوں سے بالا ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

مورخہ ۹ جولائی ۶۲ء کو میرے چھوٹے بھائی صلاح الدین احمد صاحب کا حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے مانچسٹر (انگلینڈ) میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزم مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے حضرت اقدس سے بہت محبت رکھتے تھے اس کے علاوہ تبلیغی کام میں بھی بہت شوق سے حصہ لیتے تھے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات جنت میں بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار ضیاء الدین احمد قریشی
ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شیموگہ (میسور) میں تشریف آوری

(از ایس، کے اختر حسین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ شیموگہ)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ حیدر آباد دکن سے واپسی کے وقت براستہ بنگلور۔ شیموگہ (میسور اسٹیٹ) تشریف لائے راستہ میں ایک دن موصوف نے بنگلور قیام فرمایا اور مورخہ ۲۸ جون ۶۲ء کو پونہ ایکسپریس کے ذریعہ شیموگہ پہنچے احباب جماعت ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے موصوف کے ہمراہ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنڈ امیر جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج آندھر پردیش تھے محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر دو مقامی اخباروں میں شائع ہوئی

جماعت سے خطاب

موصوف نے نماز جمعہ احمدیہ مسجد محلہ سولئے پاڑا میں ادا فرمائی اور خطبہ میں جماعت کے افراد خصوصاً نوجوانوں کو قیمتی نصائح فرمائیں اور بتایا کہ کس طرح شیموگہ کی جماعت نے ابتدا میں قربانیاں کیں اور مردانہ وار مخالفت، تکلیفوں اور آزمائشوں کا مقابلہ کیا نئی پود کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اُن سے بھی آگے بڑھنے اور ایمان و اخلاص۔ ایثار و قربانی کے میدان میں ترقی کرنی چاہیئے نماز جمعہ میں شیموگہ کے علاوہ بنگلور، سرب، ساگرا اور مدراس کے احباب نے شرکت کی۔

ایک خوش نصیب احمدی کا جنازہ

یوں تو محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کے لئے تمام احمدی احباب چشم براہ تھے لیکن ایک بیمار بزرگ جناب کریم خاں صاحب تو ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار رہے تھے چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر پاکر مرحوم بہت خوش ہوئے اگلے دن جمعۃ المبارک کو پونے سات بجے صبح آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی خوش نصیبی تھی کہ ایک طرف خدا تعالےٰ نے محترم صاحبزادہ صاحب کو یہاں پہنچایا دوسری طرف سرب، ساگر بنگلور اور مدراس کے احمدی احباب بھی یہاں پہنچ چکے تھے بعد نماز جمعہ تمام احباب جماعت مرحوم کے مکان پر پہنچے۔ چونکہ قبرستان بہت دور ہے لہذا جنازہ کو بذریعہ لاری احمدیہ قبرستان پہنچایا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ تمام احباب جماعت بسوں اور کاروں میں بیٹھ کر احمدیہ قبرستان پہنچے جہاں اس خوش قسمت احمدی کے جنازہ کی نماز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ادا کرائی اور بعد تدفین دعا کرائی اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے ان کی لاولد بوڑھی بیوہ اور دیگر پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز جماعت کے قیمتی وجود کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے جلد از جلد پر فرمائے آمین اللھم آمین

تربیتی جلسہ میں تقریر

جمعہ کی شام کو بعد نماز مغرب مکرم سید مدار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیموگہ کے مکان پر تربیتی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی جس میں جماعت کے اطفال خدام، انصار اور دیگر جماعتوں سے آئے ہوئے مسلمانوں نے شرکت کی پہلی تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ حیدرآباد نے کی جس میں آپس کے تعلقات کو استوار رکھنے اتفاق و اتحاد اور تعاون علی البر کی تلقین فرمائی اسکے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے لطیف تقریر فرمائی جس میں احباب جماعت کو دینی خدمت میں ایک دوسرے سے بڑھنے نماز باجماعت کی پابندی اختیار کرنے اور صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے متعدد تاریخی واقعات سے مضمون ذہن نشین کرایا اس خطاب کو سب خورد و کلاں نے سراپا گوش ہو کر سنا۔

ٹی پارٹی

بروز ہفتہ مورخہ ۳۰/۶ کو ۵ بجے شام کرناٹک سنگھا ہال میں جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد کے علاوہ ہر طبقہ کے ہندو مسلم عیسائی معززین نے شرکت کی سب سے پہلے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ نے سپاسنامہ پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے سنایا جس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے غیر از جماعت حاضرین کو احمدیت کی تعلیم سے شناسا کرایا اور بتایا کہ احمدیت کی تعلیم سے کس طرح وہ راہ ہموار ہوتی ہے جو دنیا میں حقیقی امن اور شانتی کے علاوہ دنیا کی سچی خوشحالی کا موجب بننے والی ہے آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں سنایا آخر میں معززین کا محترم صاحبزادہ صاحب سے تعارف کرایا گیا بعض افراد نے محترم صاحبزادہ صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں کچھ سوالات دریافت کئے جن کا موصوف نے تسلی بخش جواب دیا بفضلہٖ اس تقریب کا غیر از جماعت افراد پر اچھا اثر ہوا

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱/۷ بروز اتوار میونسپل ٹاؤن ہال میں بوقت چھ بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر ریورنڈ ایس ذکریا مشنری انچارج پراٹسٹنٹ مشن ضلع شیموگہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سیرت پر فرمائی جس میں آپ کی پیدائش سے وفات تک اہم واقعات اور معجزات کا ذکر کیا۔ دوسری تقریر بھلو پاتم چندر شنکریا۔ لیڈر ہندو مہاسبھا نے ہندو مذہب کے اوتاروں کی سیرت کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر مکرم گیانی موان سنگھ صاحب نے کی۔ گیانی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی اور خدا تعالیٰ کی صفت رب العالمین۔ ایمان بالرسالت۔ انسانی برادری سے حسن سلوک حضور کی تعلیم میں انسانی ہمدردی کے دائرہ کی وسعت اور سب مذاہب کے رشتوں کو جوڑنے کی دلکش اسلامی تعلیم پیش کی۔ اس کے بعد آخری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ نے اردو میں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کی آپ نے حضور کی تعلیم کے وہ اقتباسات سنائے جس میں آپ نے مختلف مذاہب کے پیشواؤں اور ان کی مقدس کتابوں کو منجانب اللہ قرار دے کر ان پر دل سے ایمان لانے کی تلقین فرمائی ہے نیز مذہبی اختلافات کے حل کے لئے آپ نے جو زریں اصول بیان فرمائے ہیں انھیں پیش کر کے بتایا کہ انجام کار دنیا انہی اصولوں کو اپنا کر فلاح حاصل کرے گی آپ کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب میں بعض اہم نکات بیان فرماتے ہوئے جلسے کی غرض و غایت کو واضح فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے مختصر قیام میں جماعت کے تمام افراد میں زندگی کی نئی روح محسوس ہوتی رہی۔ مورخہ ۲/۷ کو موصوف کو شیموگہ سے کاربی ہری ہر ریلوے سٹیشن تشریف لے گئے جو شیموگہ سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر ہے آپ کی کار کے ساتھ خدام اور اطفال بھی دوسری کار میں الوداع کہنے کے لئے ہری ہر پہنچے۔ راستہ بھر خدام اور اطفال نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے ٹھیک ۷ بجے شام کو ہری ہر سے گاڑی پونا کے لئے روانہ ہوئی اور تمام خدام موصوف کو خدا حافظ کہتے ہوئے واپس لوٹے۔

(خاکسار ایس کے اختر حسین سکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ شیموگہ و میسور سٹیٹ)

امراء و صدر صاحبان سے ضروری گزارش

مجالس انصار اللہ کا قیام

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اکثر جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہیں اور دینی جہاد میں ان کی مساعی قابل قدر ہیں مگر ابھی تک بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جہاں مجالس انصار اللہ قائم نہیں۔ گویا وہ ایسی مجالس کے قیام سے محروم ہیں جو نظام سلسلہ کو بیدار رکھنے کا باعث ہے۔ ایسی جماعتوں کے صدر/امراء صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم فرمادیں اور زعیم انصار اللہ کا انتخاب کروا کے اپنی رپورٹ کے ساتھ بغرض منظوری صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان مجالس میں شمولیت کو ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور نے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دوران مجالس میں شامل ہونا درحقیقت ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دیئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے"

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گوشوارہ کارگزاری وانتخابات مجالس خدام الاحمدیہ

گوشوارہ دربارہ رپورٹ ہائے کارگزاری وانتخابات شائع کیا جا رہا ہے گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ ابھی تک مجالس کا معتدبہ حصہ اپنی مساعی کی رپورٹ نہیں بھجوا رہا حالانکہ کسی مجلس کی اور خدام کی بیداری کے لئے رپورٹ کا بھجوانا بہت ضروری ہے امید ہے کہ آپ اس اہم امر کی طرف خاص توجہ فرماتے ہوئے اپنی مساعی کی رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانا شروع کر دیں گے۔ ابھی تک نصف مجالس کے انتخابات مکمل ہوئے ہیں حالانکہ انتخابات اکتوبر ۶۱ء تک مکمل ہو جانے چاہئیں تھے قائدین کرام کی خدمت میں بذریعہ اعلانات۔ سرکلرز کئی بار گذارش کی جا چکی ہے کہ جن مجالس کے انتخابات تا حال نہیں ہوئے وہ جلد از جلد انتخابات مکمل کر کے دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام ضلع	تعداد مجالس	تعداد رپورٹ		تعداد انتخابات	
				اپریل	مئی	جیتنے ہوئے	جیتنے نہیں ہوئے
۱	پشاور	پشاور	۵	۱	–	۳	۲
		مردان	۳	۱	–	۳	–
		ہزارہ	۴	–	–	۲	۲
		میزان	۱۲	۲	–	۸	۴
۱	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ڈی آئی خان	۱	–	–	۱	–
		بنوں	۲	–	–	۱	۱
		کوہاٹ	۲	–	–	۱	۱
		میزان	۵	–	–	۳	۲
۲	راولپنڈی	راولپنڈی	۵	۲	۱	۵	–
		کیمبل پور	۳	–	–	۱	۲
		جہلم	۹	۱	–	۷	۲
		گجرات	۲۵	۷	۳	۱۹	۶
		میزان	۴۲	۱۰	۴	۳۲	۱۰
۴	سرگودہا	سرگودہا	۴۴	۴	۵	۳۷	۷
		میانوالی	۴	۱	۱	۴	–
		جھنگ	۱۸	۲	۲	۶	۱۲
		لائل پور	۷۰	۱۷	۱۷	۴۷	۲۳
		میزان	۱۳۶	۲۴	۲۵	۹۴	۴۲
۵۔	لاہور	لاہور	۱۴	۷	۵	۱۴	–
		سیالکوٹ	۶۹	۳	۱	۱۵	۵۴
		گوجرانوالہ	۲۹	۵	۶	۲۲	۷
		شیخوپورہ	۳۱	۱	۱	۱۴	۱۷
		میزان	۱۴۳	۱۶	۱۳	۶۵	۷۸
۶۔	ملتان	ملتان	۲۳	۱	۱	۲۶	۷
		ڈیرہ غازیخاں	۱۰	–	۱	۳	۷
		مظفر گڑھ	۵	۲	۱	۳	۲
		منٹگمری	۱۸	۱	–	۱۳	۵
		میزان	۶۶	۴	۳	۴۵	۲۱
۷	بہاولپور	بہاولپور	۱۱	۲	۱	۱	۱۰
		بہاولنگر	۱۹	۱	–	۵	۱۴
		رحیم یارخان	۱۴	–	–	۲	۱۲
		میزان	۴۴	۳	۱	۸	۳۶
۸	خیرپور	خیرپور	۶	۱	۳	۶	–
		سکھر	۲	–	۱	۲	–
		جیکب آباد	۱	–	–	۱	–
		لاڑکانہ	۳	۱	۱	۲	۱
		نواب شاہ	۱۶	۱	–	۱۳	۳
		میزان	۲۸	۳	۵	۲۴	۴
۹۔	حیدرآباد	حیدرآباد	۱۴	۱	۲	۵	۹
		دادو	۳	–	–	–	۳
		میرپور	۲۳	۵	۷	۱۸	۵
		سانگھڑ	۱	۱	۱	۱	–
		میزان	۴۱	۷	۱۰	۲۴	۱۷
۱۰۔	کوئٹہ	کوئٹہ	۱	۱	–	۱	–
۱۱	علاقہ آزاد کشمیر	میرپور	۶	۲	۱	۵	۱
		مظفرآباد	۱	–	–	۱	–
		میزان	۷	۲	۱	۶	
		کراچی	۱	۱	۱	ہاں	
		مالیر کینٹ	۱	–	–		نہیں ہوا
		ڈرگ روڈ	۱	–	–	ہاں	

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

معزز پیشہ / روشن مستقبل

صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک کورسز میں داخلہ لے کر طب یونانی یا ہومیوپیتھک کی سند حاصل کریں پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پرنسپل مسلم میڈیکل کالج ۱۲/ہ بادامی باغ لاہور

درخواست دعا

میرے ابا جان ماسٹر عبدالحق ناصر صاحب کو عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد گزشتہ جمعہ ۱۳ر جولائی ۶۲ء کو دوبارہ شدید قسم کا دماغی حملہ ہوا ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو کامل صحت بخشے۔

(مسرت جہاں مسجد احمدیہ منٹگمری)

اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عمارتی لکڑی ہر قسم، چیل، کیل، دیارہ، پڑتل کا نیا سٹاک آگیا ہے مال انشاء اللہ تعالیٰ سرگودھا اور لائل پور کے نرخوں کے مطابق دیا جائے گا۔ خواہش مند احباب اپنے ربوہ کے دوکاندار کو خدمت کا موقع عطا فرما دیں۔

چوہدری محمد لطیف

محلہ دارالرحمت نزد آرا مشین دگراسی پلاٹ ربوہ

وزیر داخلہ خان حبیب اللہ بھی ایک سیاسی جماعت بنائیں گے

"ہم تخریب پسند عناصر کا سختی سے مقابلہ کریں گے"

راولپنڈی ۱۹ر جولائی امور داخلہ کے وزیر مسٹر حبیب اللہ خاں نے کل راولپنڈی میں کہا کہ میں اور میرے ساتھی ایک ایسی سیاسی جماعت منظم کرنا چاہتے ہیں جس میں تمام دیانتدار محب وطن اور ترقی پسند افراد شریک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس جماعت میں تمام طبقوں کے افراد شامل ہوں گے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ میرے ذہن میں جو سیاسی جماعت ہے وہ عوام سے قوت حاصل کرے گی اور اس کی پالیسی وسیع بنیادوں پر استوار کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی جماعت کی جڑیں عوام میں ہوں گی اور وہ اس قابل ہو گی کہ عوام کے مسائل کو سمجھ سکے اور پوری قوت سے ان کو حل کر سکے۔

ایک اخباری نے وزیر داخلہ سے اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ملاقات کی تھی کہ آیا سیاسی جماعتوں کی تشکیل کی اجازت ملنے کے بعد وہ کوئی سیاسی پارٹی بنانا چاہتے ہیں اور اگر وہ کوئی پارٹی بنانا چاہتے ہیں تو اس کا پروگرام کیا ہوگا۔ وزیر داخلہ نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری جماعت کا نصب العین یہ ہوگا کہ وقت کی للکار کا مقابلہ کیا جائے اور سماجی اور اقتصادی ترقی کی مضبوط پالیسیوں پر عمل کیا جائے۔

وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ میری جماعت مثبت پروگرام پر عمل کرے گی اور ہم تخریب پسند اور انتشار پھیلانے والے عناصر کا سختی سے مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میری جماعت قومی مسائل کو حل کرنے کے لئے منفی نوعیت کے طریقوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ جماعت قومی اداروں کے استحکام اور عوام کی بہبود کی غرض سے موجودہ دستور کو کامیاب بنانے کے لئے پورے خلوص سے کام کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ میری جماعت عوام کے بلند ترین عزائم اور امنگوں کی علمبردار ہوگی۔ یہ پاکستان کے استحکام اور سالمیت کی حفاظت کرے گی اور ملک کی طاقت میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ مجوزہ سیاسی جماعت کے عہدیدار انتخابات کے ذریعہ چنے جائیں گے اور جماعت زندگی کے ہر شعبہ میں دیانتدارانہ اور پر خلوص طریقوں سے کام کرنے کی اعلیٰ روایات قائم کرے گی۔ مسٹر حبیب اللہ نے کہا کہ میری پارٹی میں زندگی کے تمام شعبوں کے لوگ شریک ہو سکیں گے۔

ایران کی تاریخ کا سب سے بڑا غبن

تہران ۱۹ر جولائی ایرانی وزارت انصاف کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ کروڑوں روپے کی سرکاری رقوم کے غبن کے الزام میں محکمہ ریلوے کے چھ اعلیٰ افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور بیس افسروں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

ترجمان نے اس غبن کو "تاریخ کا سب سے بڑا غبن" قرار دیا ہے۔

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا

امریکی کانگریس کے ہاتھوں صدر کینیڈی کی حکومت کو شکست فاش

واشنگٹن ۱۹ر جولائی۔ کل امریکی کانگریس نے صدر کینیڈی کی جانب سے بوڑھے لوگوں کے لئے طبی امداد سے متعلق مسودہ قانون کو غیر معین عرصہ کے لئے معرض التوا میں ڈال کر صدر کینیڈی کی حکومت کو شکست فاش دی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کانگرس کے موجودہ اجلاس میں یہ مسودہ قانون منظور نہیں ہو سکے گا۔ کانگرس نے اس مسودہ قانون کو ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۲ ووٹوں سے مسترد کر دیا۔ رائے شماری کے چند منٹ بعد صدر کینیڈی نے ٹیلی ویژن کیمروں اور اخباری نمائندوں کے سامنے ایک بیان پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا کہ اس مسودہ قانون کے مسترد کئے جانے سے ہر امریکی خاندان اور ۶۵ سال سے زائد عمر کے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ افراد کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ صدر کینیڈی کے اس مسودہ قانون کی امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن نے شدید مخالفت کی تھی۔

کھدائی سے محمد تغلق کے قلعہ کی دریافت

نئی دہلی ۱۹ر جولائی۔ دولت آباد میں کھدائی کے دوران ایک قلعہ کے نشانات ملے ہیں جسے محمد تغلق نے ۱۳۰۰ء میں تعمیر کیا تھا اس قلعہ کے آثار قدیمہ میں تہ خانے بھی پائے گئے ہیں۔ ایک تہ خانہ میں توپ کے گولوں کا ذخیرہ تھا۔ اس تہ خانے کو ایک پتھر سے بند کیا گیا تھا۔ پتھر پر مرہٹی زبان کی تحریر کھدی ہوئی تھی۔ محکمہ آثار قدیمہ کو اس کھدائی میں بہت سی کھوپڑیاں اور ابتدائی ہندی اور چینی ماخذ کی بعض تحریریں ملی ہیں۔ محمد تغلق نے اپنا دارالخلافہ ۱۳۲۹ء میں تبدیل کیا اور اسے موجودہ نام دیا۔

یوگوسلاویہ میں طوفان باد و باراں سے نقصان

بلغراد ۱۹ر جولائی۔ یوگوسلاویہ میں طوفان باد و باراں اور ژالہ باری سے بھاری نقصان ہوا ہے۔ یوگوسلاویہ کی خبر رساں ایجنسی "تنجوگ" کی اطلاع کے مطابق نو فاریڈ سکا کے شہر میں

طالب علموں کو قابل اعتراض سرگرمیوں سے باز رکھنے کی ہدایت

کالجوں اور یونیورسٹیوں کے سربراہوں کو ہر ماہ رپورٹیں بھیجنا ہوں گی۔

لاہور ۱۹ر جولائی۔ مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد بھی صوبائی حکومت کالجوں اور یونیورسٹی کے طالب علموں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے گی تاکہ وہ تعلیمی ماحول سے باہر کے عناصر کا اثر قبول کر کے قابل اعتراض کارروائیوں سے گریز کریں اس مقصد کے لئے کالجوں اور یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے سربراہوں کو بعض ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو مجاز قرار دیا گیا ہے کہ ایسے اقدامات کریں جن سے طلبہ کی توجہ تعلیمی امور پر مرکوز رہے وہ غیر پسندیدہ عناصر سے حتی الامکان ملنے نہ پائیں اور غیر تعلیمی سرگرمیوں سے باز رہیں۔ اس کے ساتھ اس امر کا جائزہ بھی لیا جائے کہ مختلف کالجوں میں طالب علموں کو تفریح اور کھیل کود کے تمام وسائل میسر ہیں یا نہیں تاکہ وہ ان وسائل کی محرومی کی بناء پر غیر تعلیمی سرگرمیوں کی جانب راغب نہ ہونے پائیں اس ذمہ داری کو موثر بنانے کے لئے حکومت نے مشورہ دیا ہے کہ اگر کوئی طالب علم واضح ہدایات کے باوجود قابل اعتراض سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہوا پایا جائے تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے اس کی کم سے کم سزا کالج یا یونیورسٹی میں طالب علمانہ زندگی سے محرومی ہو سکتی ہے۔

چنانچہ پنجاب یونیورسٹی سے ملحقہ کالجوں کے پرنسپلوں اور یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے سربراہوں کے نام اس امر کی ہدایات جاری کی جا رہی ہیں کہ وہ طلباء کی سرگرمیوں اور انہیں میسر سہولتوں کے متعلق ہر ماہ رپورٹ بھیجا کریں۔

واضح ہو اس سے قبل پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی تھی جسے یہ کام تفویض کیا گیا تھا کہ طلبہ میں ڈسپلن اور تعلیمی فرائض سے رغبت پیدا کرنے کے لئے اقدامات تجویز کئے جائیں اس کے علاوہ یہ بھی بتایا جائے کہ انہیں اساتذہ کی نافرمانی اور غیر تعلیمی سرگرمیوں سے باز رکھنے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں۔ اس کمیٹی نے سنڈیکیٹ کے متعدد ارکان کے مشورہ سے اپنی سفارشات سنڈیکیٹ کو پیش کی تھیں۔ ان سفارشات میں خاص طور پر یہ کہا گیا تھا کہ متعدد کالجوں میں طالب علموں کے لئے تفریح اور کھیل کود کے وسائل انتہائی ناکافی ہیں۔ اساتذہ اور طلبہ کے درمیان قلبی رابطہ نہیں رہا۔ باہر کے ماحول کی بعض دلکشیاں یا محض تعجب خیز باتیں طلبہ کو راغب کر لیتی ہیں اسی صورت حال سے کئی لوگ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں +

---

۴ طوفان سے سات اشخاص ہلاک ہو گئے اور آٹھ عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا اس کے علاوہ فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

تین روٹ پرمٹ منسوخ اور چھ معطل

لاہور ۱۹ر جولائی۔ مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے تین روٹ پرمٹ منسوخ اور چھ معطل کر دیئے گئے ہیں۔ ان کمپنیوں کی مبینہ بے قاعدگیوں اور لاپرواہی کی وجہ سے متعدد حادثے ہوئے تھے جس کی پاداش میں ان کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے۔ میسرز پنڈی گھیب ٹرانسپورٹ کمپنی کا روٹ پرمٹ تیز اور خطرناک ڈرائیونگ کے الزام میں منسوخ کیا گیا ہے۔ اسی طرح میسرز ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ کوآپریٹو سوسائٹی لاہور کے دو روٹ پرمٹ منسوخ کئے گئے ہیں اور متعلقہ ڈرائیوروں کے لائسنس ایک ایک ماہ کے لئے منسوخ کر دئے گئے ہیں۔ ان پر ٹریفک میں مخل ہونے، تیز رفتاری اور کلینر کے اپنی نشست سے غیر حاضر ہونے کے الزامات ہیں جن کمپنیوں کے روٹ پرمٹ معطل کئے گئے ہیں۔ ان میں حافظ آباد کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ۔ گجرات پنجاب بس لمیٹڈ گجرات، گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس گوجرانوالہ۔ گوجرخان راولپنڈی مسلم ٹرانسپورٹ کمپنی گوجرخان اور پاکستان نارددن ٹرانسپورٹ کمپنی شامل ہیں۔

صدر میکاریوس بھارت کا دورہ کریں گے

نکوسیا ۱۹ر جولائی۔ گزشتہ رات سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جمہوریہ قبرص کے صدر آرچ بشپ میکاریوس نے بھارتی صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کی جانب سے بھارت کے دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر میکاریوس بھارت میں دس روز تک قیام کریں گے۔ قبرص کے وزیر خارجہ صدر میکاریوس کے ہمراہ ہوں گے۔

گیارھویں جماعت میں داخلہ

لاہور ۱۹ر جولائی۔ گیارھویں جماعت کا داخلہ ہر کالج میں موسم گرما کی چھٹیاں ختم ہونے سے دس دن پہلے شروع ہو جائے گا اور دس دن تک جاری رہے گا اس کا اعلان کل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے کیا۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ موسم سرما میں بند ہونیوالے کالجوں میں یہ داخلہ سیکنڈری سکول امتحانوں کے نتیجہ کے اعلان کے دس دن بعد تک شروع ہو جائے گا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

"امن عامہ کے صوبائی آرڈی نینس کو زیادہ جمہوری بنا دیا جائے گا"

راولپنڈی پہنچ کر مغربی پاکستان کے وزیر قانون شیخ خورشید احمد کا بیان

راولپنڈی ۲۰ر جولائی ۔ مغربی پاکستان کے وزیر قانون، پارلیمانی امور اور اطلاعات شیخ خورشید احمد نے کل یہاں بتایا کہ مغربی پاکستان کے امن عامہ کے آرڈی نینس میں عنقریب ترمیم کر دی جائے گی اور اسے زیادہ جمہوری بنایا جائے گا۔ وزیر قانون چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

شیخ خورشید احمد نے بتایا کہ امتناعی نظربندی کا مجوزہ قانون قریباً قریباً ویسا ہی ہو گا جیسا کہ سات اکتوبر ۱۹۵۸ء کو تھا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آیا مجوزہ قانون حال ہی میں ترمیم شدہ "امتناعی نظربندی کے مرکزی قانون جیسا ہو گا؟" تو شیخ خورشید احمد نے جواب دیا مجوزہ "قانون کسی صورت میں بھی مرکزی قانون سے کم نرم نہیں ہو گا۔

آپ نے کہا صوبائی حکومت امتناعی نظربندی کے قوانین کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے سلسلہ میں قدم آگے بڑھائے گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مرکزی حکومت کے ترمیم شدہ امتناعی نظربندی کے قانون کی نقل کرے۔ وزیر قانون نے کہا حکومت ان قوانین کو صوبائی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے یا انتخابات میں دھاندلی کرنے کے لئے استعمال نہیں کرے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا حکومت نے خان عبد القیوم خان کے کیس کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرے گی۔ ان کا کیس اعلیٰ اختیارات کے حامل ایک بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور بورڈ جو کچھ فیصلہ کرے گا حکومت اسے منظور کرے گی۔

شیخ خورشید احمد نے کہا حکومت نے صرف احتیاطی اقدام کیا ہے خان عبد القیوم خان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ خان عبد القیوم خان کو صرف نوے دن کے لئے نظربند کیا گیا ہے جب وزیر قانون سے دریافت کیا گیا کہ کیا خان عبد القیوم خان کی گرفتاری کے سلسلہ میں مرکزی حکومت سے مشورہ کر لیا گیا تھا تو آپ نے جواب دیا گورنر نے جن کے پاس قانون اور امن کا محکمہ تھا۔ گرفتاری کے احکام جاری کئے تھے۔

صوبائی گورنر نتھیا گلی پہنچ گئے

راولپنڈی ۲۰ر جولائی ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کل یہاں سے مری کے راستے نتھیا گلی پہنچ گئے۔ وہ کل صبح لاہور سے بذریعہ کار راولپنڈی پہنچے تھے۔ ملک امیر محمد خاں نے دوپہر کا کھانا مری میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے ساتھ کھایا اور سہ پہر کو نتھیا گلی روانہ ہو گئے۔ وہ نتھیا گلی میں قریباً ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

تنخواہ کمیشن کی رپورٹ دس روز کے اندر شائع کر دی جائے گی

ڈھاکہ ۲۰ر جولائی ۔ مرکزی وزیر مواصلات مسٹر عبد الصبور خاں نے آج یہاں بتایا کہ تنخواہوں اور ملازمتوں کی کمیشن کی رپورٹ دس روز کے اندر اندر شائع کر دی جائے گی ان سفارشات پر عمل درآمد کے نتیجہ میں کم تنخواہ پانے والے ملازموں کے مطالبات پورے ہو جائیں گے۔

درخواستِ دعا

حیدرآباد ڈویژن میں جہاں سلسلہ کی اراضیات ہیں ٹڈی دل کا بہت بڑا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ گزشتہ سال بھی ٹڈی دل اور غیر معمولی بارشوں کے باعث سلسلہ کے فارمز کا بہت نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ امسال ہر قسم کی آفات سے سلسلہ کے اموال کو محفوظ رکھے آمین۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

"تحریک جدید انجمن احمدیہ کے باغ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں ایک مالی کی فوری ضرورت ہے۔ جو تجربہ کار مخلص احمدی اور محنتی ہو۔ خدمت سلسلہ کا عمدہ موقعہ ہے۔ تنخواہ و مراعات حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ خواہش مند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں بھجوائیں یا دفتری اوقات میں بالمشافہ بات کریں۔"

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے دو اور طالبعلم کامیاب ہو گئے

امتحان میٹرک کے نتیجہ کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے چار طلبہ کے نتیجے کا اعلان ابھی ہونا باقی تھا۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان میں سے دو طلبہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس طرح پاس ہونے والوں کی تعداد ۱۰۶/۱۶۶ ہو گئی ہے۔ تین طلبہ نے ۷۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں امید ہے وہ وظیفہ کے مستحق قرار دئے جائیں گے۔ ۲۰ طلبہ فرسٹ ڈویژن میں۔ ۵۱ سیکنڈ ڈویژن میں اور ۳۵ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔

(برائے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

امریکی امداد کا قانون منظور ہو گیا

واشنگٹن ۲۰ر جولائی ۔ امریکی سینیٹ نے دوسرے ملکوں کو امریکی امداد کا مسودہ قانون منظور کر لیا۔ اس کے تحت صدر کینیڈی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کمیونسٹ ملکوں کو بھی مدد دے سکتے ہیں۔ امریکہ نئے مالی سال کے دوران دوسرے ممالک کو چار ارب ساٹھ کروڑ ڈالر امداد دے گا امریکی امداد کا مسودہ قانون اب آخری منظوری کے لئے ایوان نمائندگان میں پیش کیا جائے گا +

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ بی ای ڈی کلاس

گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور۔ باقاعدہ تعلیم ۲۶ ۹/۶۲ سے۔ انتخاب بذریعہ انٹرویو

شرائط :۔ ڈگری۔ عمر ۸ ۹/۶۲ کو کم از کم ۱۹۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵ ۸/۶۲ تک۔ واپسی لفافہ ارسال کر کے دفتر کالج سے فارم طلب ہو۔

(پ۔ٹ ۱۵ ۷/۶۲)

۲۔ داخلہ فرسٹ ایر ایگریکلچر

پانچ سالہ کورس بی ایس سی ایگریکلچر۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور۔ چند وظائف و معافی فیس برائے مستحقین۔ شرط:۔ میٹرک (سائنس)

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۸ ۷/۶۲ تک۔ فارم درخواست ایک روپیہ نقد یا بصورت پوسٹل آرڈر ڈپٹی رجسٹرار یونیورسٹی ارسال کر کے حاصل کریں۔

(پ۔ٹ ۱۵ ۷/۶۲)

۳۔ سائل سروے پراجیکٹ پاکستان

اسسٹنٹ سائل سروے ریسرچ آفیسر۔ اسامیاں ۴۸۔ انٹرویو لاہور۔

شرائط :۔ بی۔ ایس سی۔ کیمسٹری۔ فزکس یا ایگریکلچر۔ تجربہ والے کو ترجیح۔

درخواستیں بنام ڈائرکٹر سائل سروے ویسٹ پاکستان لاہور۔

(پ۔ٹ ۱۵ ۷/۶۲)

۴۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس پولیس

سکیل تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۱۶۰-۱۰-۲۲۰۔ ابتدائی تنخواہ ۱۶۰ سپیشل پے -/۳۰

ڈیپارٹمنٹل کورس پولیس ٹریننگ کالج سہالہ۔ تحریری ٹسٹ برائے انتخاب۔ انٹرویو سلیکشن بورڈ

شرائط :۔ باشندہ اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ گریجوایٹ قانون تجربہ وکالت چھ ماہ۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ قد ۷-۵ فٹ چھاتی ۳۳ - ۱/۲ ۳۴

درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سسندات معرفت دفتر روزگار ۳۱ ۷/۶۲ تک بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان کینٹ۔

(پ۔ٹ ۱۵ ۷/۶۲)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴